بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین......

اداریہ

ترویج اسلام اور فروغِ علوم اسلامی میں فقہاء ومحدثین کی خدمات آبِ زر سے لکھنے جانے کے لائق ہیں ۔محدثین کرام نے جمع وتدوین حدیث کا کام نہایت جانفشانی وعرق ریزی سے کیا، وہ ایک ایک روایت کے لئے میلوں اور کوسوں پیدل چلے، انہوں نے دور دراز علاقوں کے طویل سفر بھی کئے اور ہفتوں اور مہینوں تلاش وجستجوئے حدیث کے لئے راہ نوردی اختیار کی......اور احادیث مبارکہ کی جمع وتدوین میں اپنی زندگیاں کھپادیں۔محدثین کرام نے اپنے ذمہ جو اہم کام لیا وہ جمع وتدوین حدیث کا تھا ان کی مساعی جمیلہ سے ہم تک صحیح احادیث مبارکہ کا ذخیرہ پہنچا۔ اس علمی ذخیرہ (اور قرآن کریم) سے فقہاء کرام نے فقہی مسائل کشید کئے اور امت کے لئے قرآن وسنت پر عمل کو آسان بنانے میں اپنی ذہنی، فکری، مالی ومادی اور علمی صلاحیتوں کو صرف فرمایا۔ یوں ہر دو طبقات کا امت پر احسان، احسانِ عظیم ہے۔

بسا اوقات عامی لوگ کسی مسئلہ کی دلیل کے طور پر حدیث طلب کرتے ہیں، جبکہ ان کا مسئلہ فقہی نوعیت کا ہوتا ہے اور فقہی کتب میں وہ مکمل تفصیلات کے ساتھ مذکور ہوتا ہے۔سمجھنا چاہئے کہ کتبِ احادیث مسائل کی کتب نہیں، حلِ مسائل کے لئے فراہم کی جانے والی اساس وبنیاد کی کتب ہیں تفصیلات فقہی کتب ہی میں مذکور ہوتی ہیں، مثلاً اگر کوئی یہ کہے کہ صحیح بخاری سے مجھے اذان نکال کر دکھاؤ تو یہ صحیح بخاری کی کتاب الاذان میں یکجا مکمل کہیں نہ ملے گی، حالانکہ کتاب الاذان میں اذان کے حوالہ سے متعدد احادیث ہیں، جب کہ فقہ کی چھوٹی سے چھوٹی کتاب میں اذان مل جائے گی، نماز جنازہ کا مکمل طریقہ بخاری شریف میں نہیں ملے گا، مگر فقہ کی عام سی کتاب میں مل جائے گا، نماز عید کا تذکرہ بخاری شریف کی کتاب العیدین میں ملے گا مگر طریقہ ادائیگی عید کسی فقہ کی کتاب ہی سے میسر آئے گا۔اس کی وجہ کیا ہے، یہی کہ محدثین کو جو احادیث ملیں انہوں نے کمال دیانت داری سے بغیر کسی لفظ کی تبدیلی وکمی بیشی کے انہیں کتب حدیث میں درج کردیا مگر ان ا

☆مامضی فات وما ذھب مات فلا تفکر فیما مضی فقد ذھب وانقضی.☆

حادیث سے مستنبط ہونے والے مسائل نہ ان کا موضوع تھا نہ انہوں نے اس پر توجہ دی، الا یہ کہ بعض محدثین کی ترجیحات میں یہ بات شامل رہی ہو، چنانچہ فقہاء کرام نے اس موضوع پر کام کیا اور استنباط واستخراج مسائل کا حق ادا کردیا۔ اللہ تبارک وتعالی ان کی مساعی کو شرف قبول عطا فرما کر بلندی درجات کا وسیلہ بنائے۔ فقہ اسلامی کے قارئین جن میں ائمہ وخطبائے مساجد کی ایک بڑی تعداد شامل ہے، اور جن کے خطوط بھی بعض مسائل کے سلسلہ میں موصول ہوتے رہتے ہیں، سے گزارش ہے کہ کسی بھی مسئلہ کے سلسلہ میں کوئی شخص رجوع بخطیب وامام ہوتو اسے فقہی کتب کی مدد سے مسئلہ بتانے سمجھانے کی کوشش کی جائے اور حوالہ طلب کرنے والے کو فقہی کتب کا حوالہ دیا جائے، ہاں جس مسئلہ میں واضح مفہوم کی حامل حدیث موجود ہو وہاں حدیث شریف کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا، اور اگر کوئی شخص قرآن سے دلیل وثبوت مانگے تو اسے بتانا چاہئے کہ ہم قرآن وسنت (فقہ) کے ماننے والے ہیں صرف قرآن کے نہیں ورنہ نمازوں کا طریقہ، تعداد رکعات، اور ہر رکعت میں پڑھی جانے والی حمد وقرآت اور نماز کی سنن ورواتب تلاش کرنا اور ان کی تفصیلات پیش کرنا مشکل ہوجائے گا۔ اور سائل بدگمان ہوگا۔ ائمہ وخطبائے مساجد کو چاہئے کہ فقہی کتب اور کتب حدیث وتفسیر مطالعہ میں رکھیں (اگرچہ اردو زبان میں ہوں) تاکہ علم تازہ رہے، اور علمی حوالہ سے خدمتِ خلق کا ثواب دوچند ہوتا رہے۔

فی زمانہ نوجوانوں کو دین کی جانب راغب کرنا اگرچہ دشوار مگر اشد ضروری ہے اور رغبت و ترغیب کے لئے جدید وسائل کا استعمال بھی اہم ہے۔ ممکن ہوتو اپنی مساجد و مدارس میں ملٹی میڈیا کے استعمال سے مسائل فقہیہ پر ورکشاپس کا اہتمام کریں۔ انٹرنیٹ کے مفید ومضر استعمالات پر تسلسل سے گفتگو فرمائیں، اور نیٹ پر موجود صحیح اسلامی ویب سائٹس کا تعارف کروائیں اور گمراہ کن (نام نہاد اسلامی سائٹس) سے مواد لینے اور ان سے استفادہ کرنے سے منع کریں، کیونکہ آج کل قادیانیوں، امریکی لادینوں، اور یوروپی مذہب دشمنوں نے بھی ایسی ویب سائٹس بنارکھی ہیں جن میں زہر ہے زہر مگر چاکلیٹ (گڑ) میں لپٹا ہوا ہے موبائل فون کے بے محابا استعمال کے طبی ونفسیاتی نقصانات ڈاکٹرز کے مشورہ ولٹریچر کے مطالعہ سے بیان کرکے نوجوانوں کے کانوں میں فکس ٹوٹیاں اتروانے اور اس لعنت سے نوجوانوں کی جان چھڑانے کی کوشش کریں اور ضروری ہوتو کبھی کسی دین دار ڈاکٹر صاحب کو یا ماہر نفسیات کو بلاکر ان سے اس کے نقصانات پر گفتگو کروائیں نوجوان نسل ان کی بات

پر ہماری باتوں سے زیادہ یقین کرتی ہے۔ہمارا مقصد اصلاح ہے جس طرح اور جس وسیلے سے ممکن ہو۔آج کا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر گزشتہ ادوار کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے خاصا مختلف ہے کہ گناہوں کے انداز بدل گئے ہیں، ان میں ایسی جدت آ گئی ہے کہ بظاہر کسی صورت گناہ نظر نہیں آتے مگر ایسے ہیں کہ نئی نسل کی اخلاقی قدروں کو تباہ ہی نہیں جڑوں سے کھوکھلا کررہے ہیں ......نوجوان بچیوں کے معاملات اور بھی زیادہ دگرگوں ہیں، دین کا کام کرنے والوں کے لئے اللہ رب العالمین آسانیاں پیدا فرمائے اور جدید دور کے تقاضوں کے مطابق نئی نسل کی تربیت کی اللہ تعالی ہمت اور توفیق دے (آمین) ....

پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز صاحب کی دیگر کتب ورسائل

تاریخ نفاذ حدود	کاغذی کرنسی کی شرعی حیثیت
کریڈٹ کارڈ (تاریخ، تعارف، شرعی حیثیت)	کلوننگ (خدشات، شرعی نقطہ نظر)
امام وخطیب کی شرعی ومعاشرتی حیثیت	مختصر نصاب سیرت
مختصر نصاب فقہ	مختصر نصاب قرآن
مختصر نصاب حدیث	انڈیکس شرح صحیح مسلم
روزہ رکھیے مگر!	قربانی کیسے کریں
آسان مختصر دعائیں	لوگ کیا کہیں گے؟
کڑوی روٹی	منتخب مباحث علوم القرآن
پندرھویں صدی کا مجدد کون؟	شیئرز کے کاروبار کی شرعی حیثیت
رطب ویابس (مجموعہ مضامین)	بینکوں کے ذریعہ زکوۃ کی کٹوتی کی شرعی حیثیت
مفتی کون؟ فتوی کس سے لیں؟	اسلامی بینکاری اور سودی بینکاری میں فرق
لیزنگ (اجارہ)	چند منتخب معاملات کی شرعی حیثیت
مسئلہ ختم نبوت اور تعارف قادیانیت	جدید فقہی مسائل اور ان کا مجوزہ حل

☆مامضی فات،وما ذھب مات،فلا تفکر فیما مضی،فقد ذھب وانقضی.☆